بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت حیض کی وجہ سے عمرہ کیے بغیر مکہ سے واپس آگئی تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک اسلامی بہن عمرہ پر گئیں، طواف کا ایک چکر ہی پورا کیا تھا کہ ان کو حیض آ گیا، جس کی وجہ سے وہ طواف چھوڑ کر اپنے وطن واپس آگئیں اور انہوں نے احرام اتارنے کی نیت سے احرام بھی کھول دیا اور یہ سمجھ لیا کہ اب احرام کی پابندیاں نہ رہیں، اس بات کو تقریباً چار سال کا عرصہ ہو چکا ہے، اس دوران بہت سارے کام ایسے بھی ہوئے ہیں جو احرام میں منع ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ اب اگر وہ خاتون حدود حرم میں قربانی بھیج دے تو کیا ایسا کر دینا کافی ہو گا؟

نوٹ: وہ اسلامی بہن اب بھی عمرہ کے اخراجات پر قادر ہیں، شادی شدہ ہیں اور شوہر کی طرف سے عمرہ پر جانے کی ممانعت بھی نہیں اور محرم بھی ساتھ جانے کیلئے موجود ہے۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں حدودِ حرم میں قربانی بھیج دینا یا وہاں جانور خرید کر ذبح کرنے کیلئے رقم دے دینا کافی نہیں بلکہ وہ خاتون بدستور حالتِ احرام ہی میں ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ اسی احرام کے ساتھ دوبارہ مکہ مکرمہ کی طرف لوٹے اور پاکی کی حالت میں طوافِ عمرہ و سعی وغیرہ افعالِ عمرہ کرکے احرام سے باہر ہو جائے، کیونکہ جب وہ خاتون دوبارہ مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کرنے پر قادر ہے اور شوہر بھی منع نہیں کر رہا اور محرم بھی ساتھ جانے کیلئے موجود ہے تو اسے "محصرہ" قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اس صورت میں کوئی ایسا حابس و مانع موجود نہیں جس کی وجہ سے احصار متحقق ہو، نیز اس صورت میں احرام اتارنے کی نیت سے جو احرام کھولا گیا اور ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب کیا گیا، ان سب کے بدلے صرف ایک دم دینا لازم ہے اور ایسی خاتون پر توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

نوٹ: دم سے مراد ایک بکرا ہے، اِس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں، نیز اس جانور کا حدودِ حرم میں ذبح ہونا لازم ہے، نیز اس جانور کا گوشت نہ تو خود کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی غنی کو کھلا سکتے ہیں، بلکہ وہ صرف محتاجوں کا حق ہے۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ عمرہ میں طواف یعنی سات میں کم از کم چار پھیرے فرض ہیں، اس کے بغیر عمرہ کی ادائیگی ممکن ہی نہیں اور اس کیلئے طہارت یعنی حیض و نفاس و جنابت وغیرہ سے پاک ہونا واجب ہے، نیز حالتِ حیض میں عمرے کا احرام باندھنا جائز ہے، لہٰذا اگر کسی عورت نے اس حالت میں احرام باندھا یا احرام تو پاکی کی حالت میں ہی باندھا تھا لیکن اس کے بعد حیض آ گیا تو ان دونوں صورتوں میں محض حیض آنے سے احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی، بلکہ عورت پر لازم ہے کہ وہ پاک ہونے کا انتظار کرے، جب پاک ہو جائے تو طہارت کی حالت میں تمام افعالِ عمرہ ادا کرکے عمرہ مکمل کرے کہ ناپاکی کی حالت میں طواف حرام ہے۔

چنانچہ عمرہ کیلئے طواف کے رکن ہونے کے متعلق "لباب فی شرح الکتاب" میں ہے: "وأكثر الطواف ركن" ترجمہ: اور طواف کے اکثر پھیرے رکنِ عمرہ ہیں۔ (اللباب فی شرح الکتاب، ج 01، ص 221، المکتبۃ العلمیۃ)

طواف کیلئے طہارت کے واجب ہونے کے متعلق "مناسک ملا علی قاری" میں ہے: "الأول الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر" ترجمہ: طواف کے واجبات میں سے پہلا واجب حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے اور حدث اکبر یعنی حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا ہے۔ (مناسک ملا علی قاری، ص 213، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

اور حیض و نفاس وغیرہ ناپاکی کی حالت میں طواف کے حرام ہونے کے متعلق "ارشاد الساری میں ہے:

"(الطواف جنبا أو حائضا أو نفساء) حرام أشد حرمة"

ترجمہ: حالت جنابت یا حیض اور نفاس میں طواف حرام اشد حرام ہے۔ (ارشاد الساری الی مناسک ملا علی قاری، صفحہ 182، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اور ایسی عورت پر پاکی کا انتظار کرنا لازم ہے تاکہ وہ اس حالت میں طواف کر سکے، چنانچہ البحر العمیق میں ہے:

"والمرأة لا تطوف وهي حائض أو نفساء وتؤخر الى وقت الطهر"

ترجمہ: اور حیض و نفاس کی حالت میں عورت طواف نہیں کرے گی بلکہ طواف کو پاکی کے وقت تک موخر کرے گی۔ (البحر العمیق، ج 02، ص 1125، موسسۃ الریان)

لیکن اگر کسی عورت نے اسی حالت میں طواف مکمل کرلیا تو اس کا طواف صحیح ہوجائے گا البتہ وہ گنہگار ہوگی اور اس کو توبہ کرنا ہوگی اور جب تک مکہ مکرمہ میں ہے اس پر لازم ہے کہ پاک ہونے کی صورت میں اس کا اعادہ کرے، اگر اعادہ نہ کیا تو اس پر دم دینا لازم ہوگا، چنانچہ البحر العمیق میں ہے:

"منها: الطهارة عند الحدث والجنابة والحيض والنفاس وليست بشرط لجواز الطواف ولا فرض، بل هي واجبة حتى يجوز الطواف بدونها ويقع معتدا به ولكن يكون مسيئا"

ترجمہ: طواف کے واجبات میں سے حدث، جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا ہے لیکن یہ طواف کے جائز ہونے کی نہ ہی شرط ہے نہ ہی فرض بلکہ یہ واجب ہے یہاں تک کہ اس کے بغیر بھی طواف جائز اور قابلِ شمار ہوتا ہے لیکن اس حالت میں طواف کرنے والا گنہگار ہوگا۔ (البحر العمیق، ج 02، ص 1112، موسسۃ الریان)

لباب المناسک مع مسلک متقسط میں ہے:

"(ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطا جنبا أو حائضا أو نفساء أو محدثا فعليه شاة) أي في جميع الصور المذكورة (ولا فرق فيه) أي في طواف العمرة (بين الكثير والقليل والجنب والمحدث)"

ترجمہ : اور اگر عمرے کا مکمل طواف یا اس کے اکثر یا اقل پھیرے اگرچہ ایک ہی جنابت یا حیض و نفاس یا حدث کی حالت میں کیا تو ان تمام صورتوں میں اس پر ایک بکری لازم ہے اور عمرے کے طواف میں کثیر و قلیل اور جنبی و بے وضو کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ (المسلک المتقسط علی لباب المناسک مع ارشاد الساری، ص 290، دار الکتب العلمیۃ)

فتاوٰی تاتارخانیہ میں بحوالہ محیط برہانی ہے :

”اذا طاف للعمرة محدثا أو جنبا فما دام بمكة يعيد الطواف، فان رجع الى أهله ولم يعد ففي المحدث تلزمه الشاة وفي الجنب القياس أن تلزمه البدنة وفي الاستحسان يكفيه شاة“

ترجمہ : اگر کسی نے عمرے کا طواف بے وضو یا جنابت کی حالت میں کیا تو جب تک مکہ مکرمہ میں ہے دوبارہ طواف کرے اور اگر اعادہ کے بغیر اپنے گھر کو لوٹ گیا تو بے وضو طواف کرنے کی صورت میں ایک بکری اس پر لازم ہے اور جنبی میں قیاس یہ ہے کہ بدنہ لازم ہو لیکن اس کو بھی استحساناً ایک بکری بطور دم دینا کافی ہے۔ (الفتاوی التاتارخانیۃ، ج 02، ص 206، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

لہٰذا اگر اس نے اس طرح نہ کیا بلکہ وہ حیض کی وجہ سے مکمل طواف یا اس کے اکثر پھیرے چھوڑ کر اپنے وطن واپس آگئی، تو اب یہ دیکھا جائے گا کہ اس خاتون کیلئے دوبارہ مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کرنا ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن نہیں مثلاً اخراجات ہی نہیں ہیں یا شوہر منع کر رہا ہے اور محرم بھی موجود نہیں، تو وہ محصرہ کہلائے گی، چنانچہ شرح لباب المناسک میں ہے :

”الاحصار فيها هو المنع (عن الطواف) أي بعد الاحرام بها۔۔(ويتحقق) أي الاحصار عندنا (بكل حابس يحبسه) أي مانع يمنعه“

ترجمہ : عمرہ میں احصار سے مراد اس کا احرام باندھنے کے بعد طواف سے روک دیئے جانا ہے اور ہمارے نزدیک احصار ہر اس مانع کی وجہ سے متحقق ہو جائے گا جو اس کو روک دے۔ (شرح لباب المناسک مع ارشاد الساری، ص 452، 453، ملتقطا، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اور اگر مکہ مکرمہ واپس جا کر عمرہ کرنے سے کوئی مانع و حابس موجود نہیں، تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسی احرام کے ساتھ دوبارہ مکہ کی طرف لوٹے اور پاکی کی حالت میں طوافِ عمرہ و سعی وغیرہ افعالِ عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جائے، چنانچہ البحر العمیق اور المسلک المتقسط میں ہے،

واللفظ للآخر: ”(وكذا لو ترك منه) أي من طواف العمرة (أقله ولو شوطا فعليه دم وان أعاده) أي الأقل منه (سقط عنه الدم ولو ترك كله أو أكثره فعليه أن يطوفه حتما) أي وجوبا أو فرضا (ولا يجزئ عنه البدل أصلا) لأنه ركن العمرة“

ترجمہ : اور اسی طرح اگر کسی نے عمرے کے طواف کے اقل پھیرے اگرچہ ایک ہی چھوڑا تو اس پر دم لازم ہے اور اگر اس اقل پھیرے کا اعادہ کر لیا تو اس سے دم ساقط ہو جائے گا اور اگر کسی نے مکمل طواف یا اس کے اکثر پھیرے چھوڑ دیئے تو اس پر وجوبی یا فرضی طور پر لازم ہے کہ وہ طواف ہی کرے اور اس کی طرف سے بدل ہرگز کافی نہیں ہوگا، کیونکہ طواف عمرہ کا رکن ہے۔ (البحر العمیق، ج 02، ص 1126، موسسۃ الریان) (المسلک المتقسط علی لباب المناسک، ص 390، دار الکتب العلمیۃ)

فتاوی تاتارخانیہ میں بحوالہ فتاوی ظہیریہ و شرح الطحاوی ہے :

”ولو ترک طواف العمرة أكثره أو كله وسعى بين الصفا والمروة ورجع الى أهله فهو محرم أبدا ولا يجزئ عنه البدل وعليه أن يعود الى مكة بذالک الاحرام ولا يجب عليه احرام جديد لأجل مجاوزة الميقات ويطوف لها أو يكمل الطواف ويسعى بين الصفا والمروة وسعيه الأول غير جائز“

ترجمہ : اور اگر کسی نے عمرہ کا اکثر طواف یا مکمل طواف ترک کردیا اور صفا و مروہ کی سعی کرلی اور اپنے گھر لوٹ آیا تو وہ ہمیشہ حالتِ احرام ہی میں رہے گا اور اس کی طرف سے بدل بھی کافی نہ ہوگا اور اس پر لازم ہے کہ اسی احرام کے ساتھ مکہ کو لوٹے اور اس پر میقات سے گزرنے کی وجہ سے جدید احرام لازم نہیں اور وہ آکر طواف کرے یا اس کی تکمیل کرے اور صفا و مروہ کی سعی بھی کرے کہ پہلی سعی ناجائز تھی۔ (الفتاوی التاتارخانیۃ، ج 02، ص 206، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

نیز اس صورت میں جو ممنوعات احرام کا ارتکاب ہوا، اس کی وجہ سے ایک دم بھی لازم ہے، چنانچہ بحر الرائق میں بحوالہ بسوط، شرح لباب المناسک، منحۃ الخالق اور رد المحتار میں ہے،

واللفظ للمنحة: ”اعلم أن المحرم إذا نوى رفض الإحرام فجعل يصنع ما يصنعه الحلال من لبس الثياب والتطيب والحلق والجماع، وقتل الصيد فإنه لا يخرج بذلك من الإحرام، وعليه أن يعود كما كان محرما ويجب دم واحد لجميع ما ارتكب، ولو كل المحظورات، وإنما يتعدد الجزاء بتعدد الجنايات إذا لم ينو الرفض ثم نية الرفض إنما تعتبر ممن زعم أنه خرج منه بهذا القصد لجهله مسألة عدم الخروج، وأما من علم أنه لا يخرج منه بهذا القصد فإنها لا تعتبر منه“

ترجمہ : جان لو کہ محرم جب احرام توڑ دینے کی نیت کرے اور غیر محرم جو کام کرتا ہے وہ کرنا شروع ہو جائے جیسے سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا، حلق کروانا، جماع اور شکار کا قتل تو وہ اس کی وجہ سے احرام سے باہر نہیں ہوگا اور اس پر لازم ہے کہ وہ ویسے ہی لوٹ جائے جیسا کہ وہ محرم تھا اور اس پر ان چیزوں کے ارتکاب کی وجہ سے ایک ہی دم لازم ہے اگرچہ اس نے سارے ممنوعات کا ہی ارتکاب کیوں نہ کر لیا ہو! کیونکہ جنایات کے متعدد ہونے سے جزاء اس وقت متعدد ہوتی ہے جبکہ احرام سے باہر ہونے کی نیت نہ کی جائے پھر یہ نیتِ رفض بھی اسی شخص کی طرف سے معتبر ہے جس نے یہ گمان کیا ہو کہ وہ اس قصد کی وجہ سے احرام سے نکل گیا جبکہ وہ نہ نکلنے کے مسئلہ سے واقف نہ ہو اور اگر وہ جانتا ہو کہ اس قصد کی وجہ سے احرام سے نہیں نکلے گا تو اس کی یہ نیت معتبر نہیں ہوگی۔ (البحر الرائق، ج 03، ص 17، و، منحۃ الخالق، ج 03، ص 17، دار الکتاب الاسلامی) (شرح لباب المناسک مع حاشیۃ ارشاد الساری، باب فی جزاء الجنایات، فصل فی ارتکاب المحرم المحظور، صفحہ 578، مطبوعہ مکہ مکرمہ) (رد المحتار، ج 02، ص 553، دار الفکر)

دم کے متعلق، رفیق المعتمرین میں ہے : ”دَم یعنی ایک بکرا، اِس میں نر، مادہ، دنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں۔۔ دم اور بدنہ کے جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے۔ کفارے یعنی دم اور بدنہ وغیرہ کا گوشت صرف محتاجوں کا حق ہے، نہ خود کھا سکتے ہیں نہ غنی کو کھلا سکتے ہیں۔“ (رفیق المعتمرین، ص 136 تا 138، ملتقطا، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0226

تاریخ اجراء: 22ربیع الثانی1445ھ/07نومبر2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net